www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مراد ہوتا ہے۔

وکذلک لفظ الذنوب اذا اطلق دخل فیہ ترک کل واجب وفعل کل حرام (اقتضاء الصراط المستقیم)

میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ہر وہ فعل ہے جو خدا سے روکے:۔

ما یحجبک عن اللہ (التعریفات ص۳۲)

اَللَّمَم - گناہ کا ارادہ کرنا مگر مرتکب نہ ہونا، لَمَم ہے۔ (مفردات)

عریاں بے حیائی سے کم درجہ کے صغیرہ گناہ: اللمم مادون الفاحشۃ من صغار الذنوب (المغرب ص۱۷۲)

اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ گناہ کے بعد یوں پچھتانا کہ پھر اسے نہ کرنا۔

بمعنی انہ لم یلم بہ مرۃ او مرتین فیتوب عن قریب فلا یجعلھا عادۃ (کمالین ص۴۳۶)

قال ابن عباس ھو الرجل یلم بالفاحشۃ ثم یتوب ...... وقال ابو ھریرۃ اللمۃ من الزنا ثم یتوب لا یعود الخ (ابن کثیر ص۲۵۶) ای ما یاتی بہ المومن ویندم فی الحال ھو من اللمم (کبیر)

اثم - وہ فعل جو کار ثواب سے پیچھے رکھے (مفردات) جس سے شرعاً اور طبعاً پرہیز کرنا ضروری ہو۔

ما یجب التحرز منہ شرعا وطبعا (التعریفات ص۴)

اور جب مطلق مستعمل ہو تو اس وقت ہر گناہ کو اثم کہتے ہیں۔ کذلک لفظ الاثم اذا اطلق دخل فیہ کل ذنب (اقتضاء الصراط المستقیم ابن تیمیہ ص۲۶)

تکفیر اہل قبلہ مرزائی کا استدلال غلط ہے، حدیث میں "مسلمانی" کی کچھ ظاہری علامات کا ذکر کیا گیا ہے کہ: اب سمجھ لو کہ ضروریاتِ دین کا وہ قائل ہوگا، اگر داخلی یا خارجی دلائل سے واضح ہو جائے کہ وہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے تو وہ لاکھ نمازیں پڑھے، یہاں نہیں کعبہ میں جا کر پڑھے صرف ہمارا ذبیحہ نہیں ہمارا پکا بھی کھائے تو وہ پھر بھی کافر ہی رہے گا۔ کیونکہ وہاں روح غائب ہے۔ عقائد کی جن کتابوں میں اس موضوع سے بحث کی گئی ہے اس میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ بنیاد اس کی پختہ ہو۔ پھر ان کی تکفیر مناسب نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے۔

وھم الذین اعتقدوا بقلبھم دین الاسلام اعتقادا جازما خالیا عن الشکوک ونطقوا بالشھادتین فان من اقتصر علی احدھما لم یکن من اھل القبلۃ (شرح مقاصد)

شرح عقائد کی شرح خیالی میں ہے کہ اس سے مراد اجتہادی مسائل میں عدم تکفیر ہے لیکن جو ضروریات

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

دین کا منکر ہو اس کی تکفیر میں کوئی اختلاف نہیں۔

معنی ھذہ القاعدۃ انہ لا یکفر فی المسائل الاجتہادیۃ، اذ لا نزاع فی تکفیر من انکر شیئا من ضروریات الدین (حاشیہ خیالی ص۹۲)

استفتاء ۲۷

الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ **ہیر رانجھا:** ان مسائل کا تعلق دراصل تاریخ سے ہے اس لیے مناسب تھا کہ اس کے لیے کسی مؤرخ کی طرف رجوع کیا جاتا، ہم نے بھی اگر کبھی کبھار اس سانحہ کا مطالعہ کیا بھی ہے تو ایک تاریخی واقعہ کے طور پر کیا۔۔۔ بطور قصے کے نہیں۔

سب سے پہلے اسے نواب احمد یار خاں نے شاہجہان کے عہد میں فارسی میں منظوم کیا جس کا نام "مثنوی یکتا تھا" پھر صوبے خاں اور میرن شاہ نے اس قصہ کو ملتانی زبان میں پیش کیا لیکن پنجابی میں وارث شاہ نے جو ہیر پیش کی، وہ سب سے زیادہ مقبول رہی مگر واقعہ غلط ہے۔

ضلع جھنگ میں ہیر کا خاندان موجود ہے، حکومت کے ریکارڈ میں ان کا شجرہ نسب ملتا ہے اور مراضعات کے احیب العرض میں بھی ہیر کا واقعہ درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً ساڑھے پانچ سو برس پہلے جھنگ میں سیال قوم برسر اقتدار تھی، چوچک نامی رئیس کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی جس کو ہیر کہتے ہیں، وہ جوانی میں ہی علوم مروجہ سے فارغ ہو چکی تھی اور اس قوم میں یہ سب سے پہلی خاتون ہے جو مسلمان ہوئی تھی، یہ بڑی زاہدہ خاتون تھی، چنانچہ سیال کا پورا خاندان بھی اس کی تبلیغ سے ہی مسلمان ہوا، نواب بہلول کو اس سے بڑی عقیدت تھی۔

رانجھا ایک قوم کا نام ہے اور اسی نام پر ایک شخص کا بھی نام پڑ گیا، وہ ہیر کے عقیدتمندوں میں سے تھا۔ اور صالح انسان تھا، بہرحال تاریخ کے اوراق سے پتہ چلتا ہے کہ ہیر رانجھا کا جو قصہ مشہور ہے، وہ دراصل وارث شاہ کی اپنی آپ بیتی ہے، وہ بھاگ بھری پر عاشق تھا، لیکن اس نے یہ زیادتی کی کہ ناحق اپنی بات ہیر اور رانجھا کے روپ میں پیش کر ڈالی۔ حالانکہ جھنگ میں قوم سیال کی تاریخ اور ہیر کے علم و اسلام کی داستان درج ہے۔ مگر لوگ اسے دیکھتے نہیں ہیر وارث شاہ کو پڑھ کر ان کو ناحق متہم کرتے ہیں۔ میں نے بہرحال اس پر کوئی زیادہ ریسرچ نہیں کی، یہ ایک آدھ مقالہ کا حاصل ہے جو ۱۹۴۲ء میں کہیں پڑھا تھا۔ اس دن سے ان کے بارے میں ذہن کچھ صاف سا ہے۔ بہرحال بدگمانی سے یہ حسن ظن بہتر تصور کرتا ہوں۔ واللہ اعلم۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۲- ہابیل اور قابیل کا جو قصہ مشہور ہے، اس میں قرآن حکیم نے قابیل کے حسد اور ہابیل کی اسلام پسندی کی تفصیل پیش کی ہے، باقی رہا یہ معاملہ کہ اس میں حسین لڑکی سے قابیل کی دلچسپی کا ذکر ہے تو احادیثِ مرفوعہ میں اس کا کچھ ثبوت نہیں ملتا۔ بعض صحابہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو ہو سکتا ہے کہ وہ اسرائیلیات سے ماخوذ ہوں، کیونکہ اس کا ان کے ہاں رواج تھا۔ اس کے علاوہ اس کے برعکس بھی ان میں کچھ اور امور کا ذکر ملتا ہے۔ ابن کثیر کا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ لڑکی کے نکاح والا واقعہ تسلی بخش نہیں ہے۔ ہو بھی تو اسے معاشقہ سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ معاشقہ جانبین کے جنون کا نام ہے جس کا بہرحال لڑکی کے سلسلے میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قابیل کے سلسلے میں بھی یہی کہہ سکتے ہیں کہ اسے اس سے دلچسپی تھی اور بس۔ ہمارا رجحان اس طرف ہے، کہ یہاں لڑکی کے نکاح کی بات نہیں تھی، بلکہ ہابیل کی نیک شہرت اس کے لیے فتنہ بنی، وہ سمجھا کہ، خدا بھی اس کی قربانی قبول کرتا ہے اور لوگ بھی سارے اسے ہی اچھا کہتے ہیں تو اس کا قصہ ہی کیوں نہ پاک کر دیا جائے۔ بانس رہے نہ بانسری۔ واللہ اعلم

استفتاء عدد ۳

نرخ مقرر کرنا۔ خلق آدم علی صورتہ۔ اس امید پر بیع کرنا کہ بازار سے لا کر دوں گا۔

ایک تازہ استفتاء آیا ہے کہ:۔

۱۔ حکومت جو نرخ مقرر کرتی ہے، کیا وہ شرعاً جائز ہے؟

۲۔ سنا ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ اس امید پر بیع (سودا) کرنا کہ بازار سے لا کر دوں گا، کیسا ہے؟ (ملخصاً)

الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

نرخ ۔ یہ جائز نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد میں گرانی ہوئی تو صحابہ نے کہا کہ کاش! آپ کنٹرول ریٹ مقرر کر دیتے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کام، وہی مسعّر ہے۔ کہیں خدا قیامت میں مجھ سے باز پرس نہ کریں۔

غلا السعر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله، لو سعّرت فقال ان الله هو القابض الباسط الرزاق المسعّر وانی لارجو ان القی الله عزوجل ولا یطلبنی احد بمظلمة ظلمتها ایاه فی دم او مال (ترمذی وغیرہ عن انس وصححه الترمذی)

حضور کا اس سے گھبرانا بلاوجہ نہیں تھا، ایک تو حق تعالیٰ کے اس ارشاد کے خلاف ہے کہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ